جس کا مقصد ان عربی مخطوطات کو دیکھنا اور ان میں سے اہم مخطوطات کا عکسی فوٹو لینا ہے جو دنیا کے مختلف ملکوں میں محفوظ ہیں اس سلسلہ میں عرب لیگ اپنے دو وفد یورپ اور مشرق وسطیٰ میں بھیج چکی ہے اور تیسرا وفد گذشتہ ماہ دسمبر میں ہندوستان آیا تھا" یہ وفد دو حضرات پر مشتمل تھا۔ ایک استاذ رشاد عبدالمطلب جو اسلامیات کے بڑے فاضل اور ادیب ہیں اور دوسرے احمد سالم جو فوٹوگرافر ہیں دہلی۔ دیوبند۔ لکھنؤ۔ رامپور۔ اور پٹنہ وغیرہ سے فارغ ہو کر یہ وفد ۱۱ اپریل کو کلکتہ پہونچا۔ اور ۲۳ کو یہاں سے مدراس کے لئے روانہ ہو گیا اس چند روزہ قیام کلکتہ کی مدت میں ہمارے تقریباً روزانہ تین چار گھنٹے جناب رشاد عبدالمطلب کی خدمت ومعیت میں بسر ہوتے تھے، اور اس مجلس میں اسلامی ممالک اور خصوصاً مصر وہندوستان کے ثقافتی حالات۔ اسلامی مسائل ومعاملات اور علمی وادبی پر بے تکلف آزادی کے ساتھ گفتگو ہوتی تھی۔ موصوف کو ایشیاٹک سوسائٹی میں عربی کے نادر مخطوطات کا اور اس کی بعض اہم پرانی مطبوعات کا ایک اچھا ذخیرہ مل گیا جس کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ سوسائٹی کے علاوہ نیشنل پبلک لائبریری میں بہار کلیکشن اور بعض اور اداروں کے مخطوطات بھی ان کی دلچسپی کا باعث تھے۔ کلکتہ کے علاوہ مغربی بنگال کے دوسرے بعض مقامات مثلاً مرشدآباد۔ چنسورہ ہگلی اور سیسرام وغیرہ میں بھی عربی مخطوطات کا اچھا خاصہ ذخیرہ ہے اور راقم الحروف نے مغربی بنگال گورنمنٹ کو اس مصری وفد کے لئے جو پروگرام بنا کر دیا تھا اس میں یہ سب مقامات بھی شامل تھے لیکن وفد یہاں کی گرمی اور موسم کی شدت سے اس قدر پریشان ہوا کہ کلکتہ میں اپنا کام ختم کرتے ہی روانہ ہو گیا۔

استاذ رشاد عبدالمطلب سے قبل مصر کے متعدد علماء اور افاضل اساتذہ سے ملاقات اور گفتگو کا موقع ملا ہے۔ لیکن موصوف میں علم وفضل کے علاوہ جو اسلامیت نماز اور شعائر اسلام کی پابندی نظر آئی وہ دوسروں میں کم دیکھی تھی، ان کا بات بات پر قرآن مجید کی کوئی آیت ایک خاص وجد اور کیف کے ساتھ پڑھنا۔ یا کوئی حدیث یا عربی کا کوئی شعر پڑھنا ان کی گفتگو کے کیف کو دوچند کر دیتا تھا، عام اخلاق